اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معرفتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ، معرفتِ پنجتن پاکؑ کے بغیر ممکن نہیں!

صدر الصدور قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاندپوری رحمتہ اللہ علیہ کے خطابِ اقدس سے اقتباس

(انٹرنیٹ ایڈیشن)

ناشر: حلقۂ علویہ القادریہ العالمی (ٹرسٹ)

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

email: jilanione@ yahoo.com
st-8- block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan

اعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معرفتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، معرفتِ پنجتن پاکؑ کے بغیر ممکن نہیں!

صدر الصدور قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاند پوری

رحمتہ اللہ علیہ کے خطابِ اقدس سے اقتباس

12 ربیع الاول 1425ھ بمطابق 3 مئی 2004ء بروز پیر حلقۂ علویہ القادریہ نے جشنِ عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں شیعہ سنی عوام اور علماء کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جلسے سے شیخ المشائخ پیرِ طریقت اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاند پوری صاحب مدظلہ العالی، مولانا شاہ فیروزالدین رحمانی، مولانا عبدالقیوم نقشبندی، علامہ سید زاہد سراج قادری، علامہ سید

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust)

فرقان حیدر عابدی، سید باقر حسین زیدی، مولانا جعفر رضا نقوی، علامہ طاہر محمود قادری، مولانا ارشد حسین جعفری اور علامہ سید رضی جعفر نقوی نے خطاب کیا۔

شیخ المشائخ پیرِ طریقت اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاند پوری صاحب مدظلہ العالی نے سلسلۂ عالیہ قادریہ رزاقیہ علویہ کے طریقے کے مطابق محفل کا آغاز ذکرِ الٰہی سے فرمایا۔اس کے بعد آیاتِ کریمہ ''وما ارسلنک اِلّا رحمت اللعالمین ''اور''اللہ نور السموت والارض '' کی تلاوت کے بعد اپنے خطاب میں فرمایا کہ:

تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے ہیں جو خالق و مالکِ کائنات ہے اور صلوٰاۃ وسلام اس کے حبیب خیر الانام حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل کیلئے ہے اور واجب التعظیم ذات مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا ابو تراب علیہ السلام کی ہے جو تمام ہی سلسلہ ہائے طریقت کے پیشوا اور امام ہیں اور تمام ہی اہل اللہ کے رہبر و مرشد ہیں۔

میرے عزیزو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلامِ بلاغت نظام میں اپنا تعارف (اللہ نور السموت والارض)اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف (وما ارسلنک اِلّا رحمت اللعالمین) جن الفاظ میں مخلوق سے کرایا ہے، اس فقیر نے ان کی تلاوت کی سعادت حاصل کی۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو ارشاد فرمایا، وہ ارشاد آج تمام محفلوں میں دوہرایا جارہا ہوگا اور ہمارے علماء اکثر و بیشتر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلوں میں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے عنوان سے جو محفلیں منعقد کی جاتی ہیں، ان میں اللہ کے اسی کلامِ بلاغت نظام کی تلاوت کرتے ہیں مگر اس کے معنی سمجھنے کیلئے اولی الالباب، اولی الابصار ہونے کی ضرورت ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''وما ارسلنک ''(ہم نے آپ کو بھیجا ہی نہیں)''اِلّا ''(مگر یہ کہ)

Publisher HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust)

''رحمت اللعالمین'' (آپؐ رحمت ہیں عالمین کیلئے)۔ یہ بات غور طلب ہے علماء کیلئے کہ وہ اس کا ترجمہ کرتے رہے ہیں اور آج بھی شاید یہی کریں گے کہ ''ہم نے آپ ﷺ کو عالمین کیلئے رحمت 'بنا' کر بھیجا''، لیکن فقراء اپنے مرشدِ اعلیٰ مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیرِ خدا ابوتراب علیہ السلام کی اتباع میں اس کا ترجمہ یوں نہیں کرتے کہ ''ہم نے رحمت 'بنا' کر بھیجا''، بلکہ ان کے مرشد نے بتایا کہ رحمت تو اللہ کی صفت ہے اور یہ صفت اس وقت سے ہے جب سے وہ رحمان ہے اور رحمان ہمیشہ سے ہے۔

دیکھیئے بنائی وہ چیز جاتی ہے جو عدم سے وجود میں لائی جائے، پہلے نہ ہو اور جو پہلے سے ہے وہ بنائی نہیں جاتی، اس کا ظہور ہوگا۔ تو یہ درویشوں کا ترجمہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''ہم نے آپ کو بھیجا ہی نہیں (وما ارسلنک) مگر یہ کہ (اِلّا) آپؐ عالمین کیلئے رحمت ہیں (رحمت اللعالمین)۔

یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح کلمۂ طیبہ میں پہلے تمام جھوٹے معبودوں کی نفی کردی گئی ہے، پھر بتایا گیا ہے کہ صرف اللہ معبود ہے یعنی فرمایا گیا ہے کہ ''لا الٰہ'' (کوئی معبود نہیں) ''اِلّا اللہ'' (مگر یہ کہ اللہ معبود ہے) محمد الرسول اللہ (اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)۔ بالکل اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے ارشاد ''وما ارسلنک اِلّا رحمت اللعالمین'' میں پہلے ''وما ارسلنک'' فرما کر یہ بتا دیا ہے کہ ''ہم نے آپ کو بھیجا ہی نہیں''، ور پھر آگے فرمایا ''اِلّا رحمت اللعالمین''، یعنی آپ عالمین کیلئے رحمت ہیں۔

اب اگر کوئی اس آیت کریمہ ''وما ارسلنک اِلّا رحمت اللعالمین'' کا یہ ترجمہ کرے کہ ''ہم نے آپ کو رحمت 'بنا' کر بھیجا'' تو ''بنا کر بھیجنے'' کی بات تو اللہ نے نہیں فرمائی، یہ ترجمہ تو آپ اپنی طرف سے کر رہے ہیں، تو اگر کوئی آپ ﷺ کا مقام محدود کردے، آپ ﷺ کو اللہ کا محبوب تو بتائے مگر یہ نہ بتائے کہ آپ ﷺ اللہ کی صفت رحمت ہیں، تو یہ عمل اس کو معرفتِ رسول ﷺ سے دور کردے گا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ حضور ﷺ اللہ کی صفت رحمت ہیں، باقی تمام باتیں اس حقیقت کے ذیل میں ہیں اور رحمت ہی رحمان کی معرفت کا ذریعہ ہے۔ اگر رحمت جامۂ بشریت میں ظہور نہیں کرتی تو آپؐ کس طرح رحمان کو پہچان سکتے تھے؟

اللہ اپنا تعارف کرا رہا ہے کہ ''اللہ نور السموت والارض'' (اللہ زمین اور آسمانوں کا نور

Publisher: HALQA E ALVIA QADRIA (trust)

ہے)۔ جب اللہ زمین اور آسمانوں کا نور ہے تو کیا رحمت اس سے علیحدہ ہے؟

تو یہاں اصل میں دو کے ایک کی بات ہے اور ایک کے دو کی! ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مشرک ہیں، شرک کرتے ہیں، لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو آپ جو کچھ بھی کہیں گے، ہم یہ سمجھیں گے کہ آپ کو علم ہی نہیں، جہل کی بات ہے، لیکن ہم چاہتے ہیں کہ عوام الناس کو سمجھائیں، آپ کو تو سمجھانے کی بات ہی نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ نے فرمادیا ہے کہ تمھارے قلوب میں تو تالے پڑ گئے ہیں۔ اب اس تالے کی چابی کہاں ہے؟ آپ ڈھونڈتے پھریں گے، نہیں ملے گی! اور جہاں کہیں ملے گی، وہ وہی ہے کہ جو علم کا دروازہ ہے یعنی باب العلم، علم کی چابی اسی کے پاس ہے، دروازہ کھولنا بند کرنا اسی کا کام ہے۔ وہی دروازہ کھولتا ہے علم کا اور علم حاصل کرنے کیلئے لازمی شرط ہے کہ اس دروازے سے گزرنا پڑے گا اور کوئی دوسری صورت نہیں ہے۔ اور اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں (انا مدینتہ العلم و علی بابھا)۔

تمام اہل اللہ اس پر متفق ہیں کہ علم حضرت علیؑ ہی کا عطیہ ہے اور کسی طرف سے علم نہیں ملتا۔ اب علم اور خبر یہ دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں، لیکن اس وقت میرا موضوع یہ نہیں ہے، میرا موضوع تو یہ ہے کہ اصل میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے رحمت کا نزول فرمایا ہے اور رحمت اللہ تبارک وتعالیٰ کے اوصافِ جلیلہ میں سے ایک صفت ہے اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے جدا نہیں۔

یہ عرض کرنے کے بعد اب میں یہ کہتا ہوں کہ رحمت کو ہم نے کیسے پہچانا؟ حضور اکرم ﷺ کی ایک حدیث میرے سامنے ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میرا رب مقامِ احدیت میں تھا (وہ تنہا تھا، کوئی اس کا شریک تو خیر تھا ہی نہیں، یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ جب رب مقامِ احدیت میں ہو تو وہاں کوئی شریک آجائے لیکن اس کو پہچاننے والا اس کا ہم نفس بھی کوئی نہیں تھا۔ اب آپ کہیں گے کہ اللہ کا "ہم نفس"؟ یہ عجیب بات ہے؟ میں کہوں گا کہ پہلے اللہ کو سمجھو! اللہ کے اوصاف بھی تو اللہ کے ساتھ ہمیشہ سے موجود ہیں، یہی توحید ہے کہ اللہ کے اوصاف، اس کی صفات، اس سے جدا نہیں ہیں، اللہ کی صفات میں تغیر نہیں ہے، مثال کے طور پر وہ ہمیشہ سے رحمان ہے اور ہمیشہ رہے گا، رحمت اس کی صفت ہے) تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے اوصافِ حمیدہ میں سے دو صفتوں کو چنا: ایک اس کی رحمت ایک اس کا غضب! (کیونکہ یہ دو اوصاف ایسے

ہیں کہ جن کی لاکھوں کروڑوں ان گنت شاخیں ہیں۔ ہر صفت ان میں سے کسی نہ کسی ایک کی شاخ ہے)اور رحمت پر اس کو ایسا پیار آیا کہ وہ غضب پر غلبہ پا گئی اور اللہ نے اپنے پاس یہ لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی۔

تو جو غضب پر غالب آ گیا وہی اللہ کا 'ہم نفس' ہوا کیونکہ وہی اللہ کی شناخت کا ذریعہ قرار پایا اور وہ حضور اکرم نورِ مجسم فخرِ بنی آدم حضرت احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے۔ تو ہم نفس وہ ہے جو ذات کے ساتھ ساتھ ہے۔ یہاں میں ایک اور ہم نفس کی بات کروں گا جو رسول ﷺ کا ہم نفس ہے اور آیتِ مباہلہ کی رو سے وہ حضرت علیؑ ہیں جو رسول ﷺ کے ہم نفس ہیں۔

ہم نفس وہ ہوتا ہے جو ذات کے ساتھ ساتھ ہو، جو ذات سے جدا نہ ہو، وہ کبھی ذات سے جدا نہیں ہو سکتا۔ تو اللہ کی ذات سے اس کی رحمت کبھی جدا نہیں ہو گی اور اگر مولوی صاحب نے اپنی زبردستی سے، اپنی عربی دانی سے جدا کیا تو پھر میں یہ کہوں گا کہ پھر وہ رحمان نہ رہا! آپ کیسے الگ کر سکتے ہیں رحمت کو رحمان سے؟ وہ تو اس کی صفت ہے! جس طرح ڈاکٹر پہچانا جاتا ہے اپنی ڈاکٹری کی صفت سے، اس کے پاس میڈیکل کا علم ہوتا ہے، اب اگر آپ وہ علم اس سے الگ کر دیں تو پھر وہ ڈاکٹر نہ رہا۔

تو اصل میں، مَیں نے یہ بات یوں کہی کہ میرے جدِ مکرمؒ نے نفس کی جو بات مجھے سنائی اور سمجھائی کہ ہم گناہ گاروں کا جو نفس ہوتا ہے اس کے تو مقامات ہیں، لیکن پہلا مقام اس کا نفسِ امارہ ہے۔ تیرہویں پارے میں حضرت یوسفؑ اپنے نفس کو بھی سامنے لائے ہیں اور یہ فرمایا ہے کہ "میں اپنے نفس کو بھی گمراہ کرنے سے بری نہیں کرتا کہ نفسِ امارہ تو سب ہی کا گمراہ کیا کرتا ہے"! یہ کیوں لائے ہیں سامنے؟ حالانکہ وہ تو معصوم ہیں، نبی سے تو گناہ نہیں ہوتا! لیکن فرما رہے ہیں کہ نفسِ امارہ تو سب ہی کا گمراہ کرتا ہے! انبیاء کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کی لیکن کر نہ سکا! کیوں؟ کیونکہ ان کے رب کی دلیل (برہان) ان کی حفاظت کرتی تھی! یہ سورۂ یوسف نے ہمیں بتا دیا کہ حضرت یوسفؑ بھی بہک جاتے اگر اللہ کی برہان کو نہ دیکھتے۔ اللہ نے برہان دکھا دی ان کو! اب برہان کیا چیز ہے؟ یہ بھی میرے مولا حضرت علیؑ ہی بتا سکتے ہیں جو باب العلم ہیں اور انھوں نے اگر کسی کو بتائی ہے تو ضرور بتائی ہے، باب العلم پر کسی کا قبضہ نہیں ہے، نہ ان پر کسی کی اجارہ داری ہے کہ کوئی یہ کہے کہ صرف ہم ہی کو بتائیں گے اور کسی کو نہیں۔ وہ

Publisher HALQA E AWLIA UL QADRIA (Trust) ... Karachi ... Pakistan ... email: jilanione@yahoo.com

تو مالک ہیں جس کو چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں۔

تو یہ دو تین نکات آج خصوصی طور سمجھنے کے ہیں! آج کا دن نزولِ رحمت کا دن ہے جو ہم ایک جشن کے طور پر منا رہے ہیں! ابھی علماء کرام کے سامنے ہم نے شیر خرمہ پیش کیا، یہ کیوں پیش کیا؟ اس لئے کہ یہ عید کا ایک خاص تحفہ ہے، مسلمانوں کی روایت ہے کہ عید کے دن وہ میٹھا (مثلاً شیر خرمہ) ضرور کھاتے ہیں۔ جشن کی ابتدا اسی سے ہوتی ہے اور یہ بات تو میں نے اکثر کہی ہے، اس جلسے میں بھی کہوں گا کہ عید کے دن روزہ نہیں ہے! ارے بھئی روزہ اگر رکھو گے تو جشن کہاں رہا؟ اور اگر اس دن روزہ رکھتے ہو تو پھر میں یہ کہوں گا کہ آپ اس دن کو عید کیوں کہتے ہیں؟ دو عیدیں ہمارے سامنے آچکی ہیں جن میں اللہ نے روزہ حرام کر دیا ہے۔ تو یہ تیسری عید جو سب عیدوں کی ماں ہے، اس عید پر بھی روزہ نہیں ہے! عید پر اب تک دو مرتبہ اللہ روزہ حرام کر چکا، یہاں وحی نہیں آرہی۔ لیکن اللہ کی سنت، اللہ کی اتباع، اللہ کی اطاعت کا معاملہ تو آپ کے سامنے ہے۔ تو اگر آپ کو اس بات کا خیال رکھنا ہے تو مولوی صاحب یہ فتویٰ واپس لے لیجئے کہ آج کے دن روزہ رکھنا چاہیے۔ روزہ تو ربیع الاول کے کسی بھی دن رکھ سکتے ہیں لیکن ہر دن نزولِ رحمت کا دن نہیں ہے، وہ دن اگر آپ بارہ کو مناتے ہیں تو بارہ کو ہے، سترہ کو مناتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ سترہ کو بھی ہے۔ اور اگر ہر دن رحمت کے نزول کا دن قرار دیں تو ہر دن جشن کا دن ہے کیونکہ رحمت محدود نہیں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمت اللعالمین ہیں۔

یہاں میں اصل میں یہ وضاحتیں اس لئے کر رہا ہوں کہ ہم فرقوں میں از خود تقسیم نہیں ہوئے، تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ میں جس بات کی ہمیشہ آپ لوگوں کو یاد دہانی کراتا ہوں (تعلیم دینے والا تو کوئی دوسرا ہے، میں تو یاد دہانی کراتا ہوں جو مجھے بھی کرائی جاتی ہے) وہ یہ ہے کہ دین اصل میں ایک ہے! آپ تو امت میں ہی تفریق کر بیٹھے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ دین تو پورے عالمین کیلئے ایک ہی ہے۔ مجھے آپ یہ بتا دیجئے کہ کیا حضرت موسیٰؑ اور حضرت آدمؑ کے الگ الگ دین تھے؟ حضرت آدمؑ جو دین لائے تھے، وہی ہر نبی کا دین ہے۔ ہر نبی نے کہا کہ ہم مسلم ہیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ ہم مسلم ہیں۔ پھر یہ شیعہ سنی کا جھگڑا کیوں پیدا کر دیا گیا؟ یہاں تک کہ ایک دوسرے کے پاس بیٹھنا بھی گوارا نہیں ہے!

مجھے اعلیٰ حضرت احمد رضا شاہ صاحبؒ کا ایک فتویٰ کسی نے سنایا کہ انھوں نے شیعوں کو کافر قرار دیا

Publisher: HALQA EALIYA-E-QADRIA (trust)
St-8, Block-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300-Pakistan

ہے، تو میں نے کہا کہ یہ کسی عالم کا فتویٰ نہیں ہو سکتا، یہ تم نے امانت میں خیانت کی ہے! اور خیانت کیسے کی؟ اس کا ثبوت میں آپ کو دیتا ہوں، تم نے خیانت اسی طرح کی ہے جیسے حضور غوث پاکؓ کی کتاب غنیۃ الطالبین کے ساتھ خیانت کی! غنیۃ الطالبین کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے کہ جو بات غوث پاکؓ نے نہیں فرمائی تھی وہ اس میں شامل کر دی گئی ہے تا کہ ایک گروہ مسلمانوں کا حضور غوث پاکؓ سے نفرت کرے۔

یہ کون لوگ ہیں جو ایسی خیانتیں کرتے ہیں ہیں؟ ظاہر ہے کہ یہودی ایجنٹ تھے اور ہیں! تو بھئی یہ بات مناسب نہیں اور مجھے بہت افسوس کے ساتھ یہ بات کہنی پڑھ رہی ہے کہ ہماری اس کوشش میں کہ شیعہ اور سنی ایک ہو جائیں، رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ ہمارا اللہ ایک ہے، ہمارا رسول ﷺ ایک ہے اور اگر ہم ان دونوں اطاعتوں یعنی " اطیعو اللہ و اطیعو الرسول " پر متفق ہیں تو ہمارا اولی الامر بھی ایک ہی ہے۔ اب اگر آپ جعلی اولی الامر کھڑے کر دیں تو یہ آپ کی غلطی ہے لیکن دراصل اولی الامر وہی ہیں کہ جن کو اللہ اور اس کا رسول ﷺ اولی الامر قرار دیں اور کوئی دوسرا از خود نہیں ہو سکتا یا پبلک اسے اپنے طور پر اولی الامر نہیں بنا سکتی۔

مولوی چاہے اکھٹے ہو کر ایک جماعت بن جائیں اور کسی کو کہیں کہ یہ اولی الامر ہے، تو وہ ہرگز اولی الامر نہیں ہو سکتا، اولی الامر تو وہ ہے کہ جس کو رسول ﷺ نے اولی الامر بنا دیا کہ میرے بعد یہ ہے۔ اور وہ کون ہے جس کو رسول ﷺ نے اولی الامر بنا دیا؟ اس کے جواب کیلئے میں وہ حدیث پیش کرتا ہوں کہ اہلسنت کے وہ حضرات جن کو آپ صوفیاء کہتے ہیں، وہ اسی پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ حدیث ہے " **من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ** "۔

آج کے دن میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آج نزول رحمت کا دن ہے اور نزول رحمت اس کے بغیر نہیں ہو سکتی کہ جس کو اللہ کا حبیب ﷺ فرمائے کہ جو میں ہوں وہ یہ ہے۔ آپ سب مل کر جتنے بھی فرقے ہیں، مجھے یہ بتایئے کہ حضور ﷺ کس کے مولا نہیں؟ کوئی بھی ایک آدمی کھڑا ہو کر ایسا کہے اور کسی نے کہا تو اس پر عذاب آیا، ایک پتھر آسمان سے آیا اور اس کے مغز سے گزرتا ہوا نیچے تک نکل گیا اور وہ وہیں ہلاک ہو گیا۔ تو اگر کوئی ہلاک ہونا چاہے تو بے شک انکار کرے اور اگر کوئی معراج چاہے تو وہ مانے

Publisher: HALQA-E ALVIA UL QADRIA (trust)

گا (حضرت بایزید بسطامیؒ کا واقعہ)۔ وہ کہے گا کہ ''من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ'' کی حیثیت میں حضرت علیؑ بھی سب کے مولا ہیں، کُل کے مولا ہیں، جو ان کی مولائیت سے انکار کرے گا، وہ ہلاک ہوگا اور جو اسے قبول کرے گا، ظاہر ہے اس کیلئے ایمان کی معراج موجود ہے۔

دوسری بات مجھے یہ عرض کرنی ہے کہ اللہ نے اپنے آپ کو نور فرمایا، ''اللہ نور السمٰوٰت والارض''۔ اس نور سے اللہ نے دنیا نہیں بنائی بلکہ اپنے نور سے ایک نور کا ظہور فرمایا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ نور جس کا ظہور ہوا وہ کون ہے؟ اب میں آپ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں (حضرت جبرئیلؑ کی گواہی میں، میں یہ بات کہہ رہا ہوں) کہ حضرت جبرئیل مقرب ترین فرشتے ہیں، جب اللہ نے انھیں پیدا کیا، وجود بخشا تو پوری کائنات میں انھیں کوئی نظر نہیں آیا، لیکن آسمانوں میں ایک ستارہ انھوں نے چمکتا ہوا دیکھا۔ یہ ستارہ کون ہے؟ یہ پوری تفصیل میں بیان کرچکا ہوں! میری کتابوں میں بھی ہے! یہ ستارہ حضور اکرم ﷺ کا نور تھا جو ''نورٌ من نور اللہ'' ہیں۔ وہاں کوئی میٹریل نہیں تھا، جس سے وہ ستارہ بنا، وہ اللہ کے نور سے بنا، ''نورٌ علیٰ نور''۔ اب اس ستارے کی تشریح جاننے والے صاحبِ اولی الالباب و صاحبِ عقل و صاحبِ بصیرت، میرے دادا حضور غوث پاکؓ مجھے یہ بتاتے ہیں کہ وہ نور، اصل میں وہ ستارہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جس کی قسم سورۃ النجم میں کھا رہا ہے! اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ ''قسم ہے اس چمکتے ہوئے ستارے کی!'' میں سارے علماء سے کہتا ہوں کہ مجھے یہ بتا دیجئے کہ وہ کون سا چمکتا ہوا ستارہ ہے؟ وہ زہرہ ہے؟ مریخ ہے؟ کون سا ستارہ ہے؟ آپ جن ستاروں کو جانتے ہیں، وہ ستارہ ان میں سے کوئی ستارہ ہے یا کوئی اور ہے؟ تو جاننے والے جو معرفتِ مصطفیٰ ﷺ رکھتے ہیں، انھوں نے مجھے کہا کہ بیٹا وہ ستارہ اصل میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے نور سے سب سے پہلی تخلیق ہے جسے آپ تخلیق نہیں بلکہ ظہور کہیں گے کیونکہ نور تخلیق نہیں کیا گیا۔ ''اللہ نور السمٰوٰت والارض''، اللہ زمین اور آسمانوں کا نور ہے اور اسے کسی نے تخلیق نہیں کیا، وہ تو خود موجود ہے۔ صوفیاء نے اس معاملہ کو بڑے ہی آسان طریقے سے سمجھانے کی کوشش کی ہے اور میں محی الدین عربیؒ کا ذکر کروں گا جنھوں نے اس معاملے پر کافی روشنی ڈالی اور یہاں علماء کرام، مجتہدین بھی موجود ہیں، وہ میری اصلاح کرسکتے ہیں کہ اگر میں کچھ غلطی پر ہوں کہ حضرت محی الدین ابنِ عربیؒ کی تفسیر کو حضرت امام خمینی کی تائید حاصل ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جتنی

تفسیریں اب تک لکھی گئی ہیں، محی الدین ابنِ عربی کی سب سے قابلِ اعتماد تفسیر ہے۔ امام خمینی نے ان کی تفسیر کو قبول کیا ہے۔ محی الدین ابنِ عربیؒ نے وحدت الوجود کے سلسلے میں جو باتیں کہی ہیں، عام لوگوں کی سمجھ سے بے شک وہ بالاتر ہیں، لیکن یہ کہا ہے کہ نور اصل میں ایک ہی ہے، نور پیدا نہیں ہوا، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

اور وہ ستارہ (جس کی حضرت جبرئیلؑ نشاندہی کر رہے ہیں) نور ہے۔ حضور غوث پاکؓ اس کی تشریح فرماتے ہیں کہ وہ پنجتن پاکؑ کا نور ہے اور اس کی مثال دی انھوں نے کہ سورۃ النجم میں ''زجاجۃ'' کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس ''زجاجۃ'' کو اردو میں فانوس کہتے ہیں۔ اس فانوس کو سمجھنے کیلئے ایک قندیل ذہن میں لائیے جو چار گوشہ ہے اور چاروں گوشوں میں یہ چار ہستیاں جنابِ فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ (علیہم السلام) ضوفشاں ہیں، بیچ میں وہ نورؐ جو ''نورٌ من نور اللہ'' ہے، تشریف فرما ہے۔ اسی درمیان والے نورؐ کے یہ چار حصے ہیں اور انھیں ملا کر ہم پنجتن پاکؑ کہتے ہیں۔ تو اللہ جو زمینوں اور آسمانوں کا نور ہے، پنجتن پاکؑ اس سے جدا نہیں کیونکہ وہ ''نورٌ من نور اللہ'' ہیں۔

اب یہ معرفت صرف مصطفٰے ﷺ کی معرفت نہیں ہے، بلکہ پنجتنِ پاکؑ کی معرفت ہے جن کا میں غلام ہوں۔

نہ مولوی نہ علام ہوں

پنجتن پاکؑ کا غلام ہوں

تو اس وقت مجھے جو کچھ بھی عرض کرنا تھا معرفتِ مصطفٰی ﷺ کے بارے میں وہ یہ ہے کہ معرفتِ مصطفٰی ﷺ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک پنجتن پاکؑ کی معرفت آپ نہ لیں۔ اس کے بغیر ممکن ہی نہیں! کیونکہ ہمارے سلسلہ کے مطابق پنجتن پاکؑ میں اہلِ ذاتِ رسول ﷺ یعنی جنابِ فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ (علیہم السلام) حضور اکرم ﷺ کی ذات کا حصہ ہیں، یہ چاروں اہلبیتؑ ہونے کے ساتھ ساتھ اہلِ ذاتِ رسول ﷺ ہیں۔

اہلِ بیتؑ اور اہلِ ذاتؑ کا میں کافی تذکرہ کر چکا ہوں، وضاحت بھی کر چکا ہوں کہ اہلِ بیتؑ تو

Publisher: HALQA E ALVI QADRIA (trust)

خواتین میں بیویاں بھی ہیں، لیکن اگر بیوی کو (جیسا کہ حضورﷺ نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تھا، لیکن نہیں دی) حضورﷺ اپنی ذات سے الگ کر دیں تو الگ کر سکتے ہیں؛ لیکن بیٹی کو الگ نہیں کر سکتے، وہ تو جگر کا ٹکڑا ہے۔ ٹکڑا کیسے الگ ہوگا؟ وہ تو ساتھ لگا ہوا ہے جگر کے! اسی طرح سے امام حسنؑ اور امام حسینؑ دونوں کیلئے فرمایا کہ "میں حسنؑ سے ہوں اور حسنؑ مجھ سے ہے، میں حسینؑ سے ہوں اور حسینؑ مجھ سے ہے"۔ حضرت علیؑ کیلئے فرمایا کہ "اے علیؑ! تیری روح میری روح ہے، تیرا جسم میرا جسم ہے، تیرا خون میرا خون ہے"۔ تو جنابِ سیدہ فاطمہؑ، حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ، یہ چاروں ہیں اہلِ ذاتِ رسولﷺ!

تو معرفتِ مصطفیﷺ اگر آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو یہ سمجھنا ہوگا کہ حضورﷺ اللہ کی رحمت ہیں، اب رسولﷺ کے کارِ رسالت، رحمت کے فیضان کو جنھوں نے جاری رکھا اور جن کی وجہ سے دین محفوظ ہوگیا، وہ حضراتِ حسنین علیہم السلام ہیں، جن کیلئے حضورﷺ فرماتے ہیں کہ میں ان سے ہوں۔ جیسا کہ خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا: "دیں ہست حسینؑ دیں پناہ ہست حسینؑ"۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا یہ مصرعہ حضور پاکﷺ کے اس فرمان کی تفصیل ہے کہ "میں حسینؑ سے ہوں، حسینؑ مجھ سے ہے"۔

تو یہ دوسری بات میں نے معرفتِ پنجتن پاکؑ کے ذیل میں کہی۔ جنابِ سیدہؑ کو حضورﷺ نے قرار دیا کہ "وہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں" اور آپ کو پابند کر دیا کہ خبردار اس جگر کے ٹکڑے کو کوئی صدمہ نہ پہنچے، جس نے اسے صدمہ پہنچایا اس نے میرے ساتھ دشمنی کی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ "یہ چار یعنی علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ (علیہم السلام) وہ ہیں کہ یہ جس سے صلح کریں، میں اس سے صلح کروں گا، جس سے یہ لڑیں میں اس سے لڑوں گا"۔

اب اس فرمانِ رسولﷺ کی رو سے آپ کس زمرے میں آتے ہیں، اس پر غور کرنا آپ کا اپنا کام ہے! میں نے تو آپ کو بتا دیا ہے کہ صلح اصل میں اس لئے ضروری ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ مومنوں میں اگر کوئی نفاق کی بات آجائے تو ان میں صلح کرا دیا کرو۔ تو جو لوگ اس پر یقین نہیں رکھتے وہ دینِ مصلحت اختیار کئے ہوئے ہیں، مصالحت نہیں۔ مصالحت تو صلح صفائی سے ہوتی ہے۔ مصلحت ابن الوقتی ہے یعنی وقت کو استعمال کرنا۔ تو اللہ کا فضل ہے کہ حلقۂ علوی القادری اس وقت جس مہم کو شروع کئے

Publisher: HALQA-E-ALVIA UL QADRIA (trust) 5-B, Block 10-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan

ہوئے ہے، وہ مصالحت ہے، مصلحت نہیں! میں آج علماء کی صحبت میں، یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ابھی مجھے اس اثنا میں محسوس ہوا ہے کہ جن اہلِ تشیع کو حضور غوث پاکؒ نے رافضی قرار دیا، وہ ختم نہیں ہو گئے، آج بھی موجود ہیں اور مجھے بہت صدمہ کے ساتھ یہ بات کہنی پڑ رہی ہے کہ شاید ایران اس کا مرکز ہو، کیونکہ میرے ساتھ جو معاملہ ہوا اور میرے ایک عزیز کی معرفت مجھ تک پہنچا، اس کو میں علماء کے سامنے بیان کرتا ہوں کہ مجھے ایرانی سفارت خانے کی طرف سے ایک اشتہار دیا گیا چھوٹا سا، مگر وہ مشروط اشتہار تھا۔ شرط یہ تھی کہ ہمارا مضمون چھاپو تو ہم اس کی پے منٹ دیں گے ورنہ نہیں۔ میں نے اس اشتہار کو رد کر دیا اور کہا کہ میں پیسوں کی وجہ سے اثنا عشری بھائیوں سے محبت نہیں کرتا ہوں، میں تو ان سے محبت کرتا ہوں بھائی ہونے کی حیثیت سے اور میرا اخبار شیعہ بھائیوں کیلئے وقف ہے اور میں نے آج (مورخہ 12 ربیع الاول) کے ایمان اخبار میں تمام عالمین کو عید میلاد النبی ﷺ کی مبارکباد اپنے شیعہ بھائیوں کی جانب سے اپنے اخبار میں چھاپ دی، مگر سفارت خانے کی جو بات تھی اس کو بھی واضح کر دیا کہ میں نے ان کا اشتہار اس لئے رد کیا ہے کہ انھوں نے مشروط طور پر تقیہ رکھ کر جس مضمون کو چھاپنے کی بات کی، اگر وہ مضمون حضرت رضا المصطفیٰ نے لکھا ہے تو وہ اپنا مضمون براہ راست مجھے بھیج دیں میں چھاپوں گا، لیکن یہ کیا بات ہے کہ سفارت خانے نے اشتہار کی پے منٹ کو مشروط کر دیا مضمون کی اشاعت سے؟ تو معاف کیجئے گا! میں ثمناً قلیلا والوں میں سے نہیں ہوں کہ میں اپنے اخبار کے کالم اس لئے بیچوں کہ آپ پیسے دیں اور آپ کا مضمون چھاپوں خواہ وہ میرے مسلک کے خلاف ہو یا میرے عقیدے کے خلاف ہو۔

دیکھئے! میں نے مسلک اور عقیدہ دونوں لفظ استعمال کئے ہیں۔ عقیدہ انسان کا اصل میں مسلک ہی سے پہچانا جاتا ہے اور مسلک میرا وہی ہے جو رسول ﷺ کا ہے، میرا مسلک وہی ہے جو حضور مولائے کائنات کا ہے، اب آپ اس مسلک کو جو چاہیں نام دے دیں لیکن میں اہلسنت ہوں اور میرے آقا حضرت علیؑ بھی اہلسنت ہیں (’تھے‘ نہیں بلکہ ’ہیں‘) حضرت علیؑ سے بڑا اہلسنت کوئی نہیں ہے اور اگر ہے تو میرے سامنے لے آؤ! میں بڑوں بڑوں کی بات پر کھ رہا ہوں! میں ایسے ہی بات نہیں کرتا بلکہ عقبیٰ میرے سامنے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ مجھ سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ میرے فلاں نبی نے جو بات کہی ہے بتا تو نے اس پر عمل کیا یا نہیں؟ مجھ سے تو یہ کہا جائے گا کہ میرے رسول ﷺ نے جو تجھے تعلیم دی تھی

Publisher HALQA E ALVIA QADRIA (trust) Karachi-75300 Pakistan Gulshan e Iqbal jillanione@yahoo.com

اس پر عمل کیا؟ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم پر مجھ سے سوال نہیں ہوگا، عیسائیوں سے ہوگا! مجھ سے تو حضورﷺ کی تعلیمات کے بارے میں سوال ہوگا!

تو حضورﷺ کی تعلیمات کیا ہیں؟ اس بارے میں، مَیں آج (12 بارہ ربیع الاول بمطابق 3 مئی 2004ء) کے ایمان اخبار میں لکھ چکا ہوں اور آپ سے کہتا ہوں کہ ذرا غور سے پڑھیئے۔ حضورﷺ کی ایک حدیث ہے اور بڑی تفصیل سے ہے، میں نے 12 احادیث اسی مضمون کی بخاری شریف کی روایت سے اپنے اخبار میں چھاپی ہیں۔ اور وہ حدیث یہ ہے کہ حضورﷺ کے صحابی کچھ ایسے بھی ہیں جن کو فرشتے جہنم میں لے جارہے ہیں۔ حضورﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میرے کچھ صحابیوں کو فرشتے جہنم کی طرف لے جارہے ہیں! حضورﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے فرشتوں سے کہا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں، انھیں کیوں جہنم میں لے جارہے ہو۔ حضورﷺ فرماتے ہیں کہ میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں گا تو باری تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے پیارے! آپﷺ نہیں جانتے کہ آپﷺ کے بعد انھوں نے دین کو کتنا نقصان پہنچایا ہے! حضورﷺ فرماتے ہیں کہ میں وہی کہوں گا کہ جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰؑ نے کہا (حضرت عیسیٰؑ سے جب اللہ فرمائے گا کہ یہ لوگ تمھیں میرا بیٹا کہہ رہے ہیں، تو وہ کہیں گے کہ باری تعالیٰ میں جب تک ان میں رہا، ان کو تیرے دین کی تعلیم پہنچاتا رہا اور جب تو نے مجھے اوپر بلالیا تو اب تو جانے اور یہ جانیں، میں ان کے عمل سے بَری ہوں۔ تو حضورﷺ بھی یہی فرمائیں گے کہ اے اللہ! تو جانے اور یہ جانیں، میرا ان سے کوئی تعلق نہیں)

بخاری شریف، جلد نمبر 2، پارہ نمبر 13،

کتاب بدء الخلق، حدیث نمبر 574

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے بیان کیا کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرتﷺ سے آپﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے۔ پھر آپﷺ نے سورۃ انبیاء کی یہ آیت پڑھی جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسا ہی دوبارہ بھی پیدا کریں گے ہم اس کا وعدہ کر چکے ہیں جس کو پورا کریں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے پھر ہمارے

Publisher: HALQA-E-FAIZ-E-QADRIA (trust) Gulshan e Iqbal Karachi Pakistan email

پیغمبر صاحب کو۔ اور ایسا ہو گا میرے اصحاب میں سے کئی لوگوں کو بائیں طرف دوزخ کی جانب کھینچ لئے جائیں گے۔ میں کہوں گا فرشتو! یہ تو میرے اصحاب ہیں؟ وہ کہیں گے آپ کو معلوم نہیں یہ لوگ جب آپ کی وفات ہوگئی تو اسلام سے پھر گئے۔ اس وقت میں اس نیک بندے حضرت عیسیٰؑ کی طرح کہوں گا میں تو جب تک ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا آخر آیت الحکیم تک۔

بخاری شریف، جلد نمبر 2، پارہ نمبر 18،
کتاب التفسیر، حدیث نمبر 1733

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو مغیرہ بن نعمان نے خبر دی کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے خطبہ سنایا۔ فرمایا لوگو! تم اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ پھر فرمایا سن لو! قیامت کے دن ساری خلقت میں پہلے ابراہیم پیغمبرؑ کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور میری امت کے کچھ لوگ حاضر کئے جائیں گے ان کو بائیں دوزخ کی طرف لے چلیں گے۔ میں عرض کروں گا پروردگار! یہ تو میرے ساتھ والے ہیں؟ جواب ملے گا تم نہیں جانتے تمہارے بعد جو انہوں نے نئی نئی باتیں نکالیں۔ اس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰؑ نے کہا میں جب تک ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا جب تو نے مجھ کو دنیا سے اٹھا لیا اس کے بعد تجھ ہی کو ان کی خبر ہے۔ جو اب ملے گا جب سے تم ان سے جدا ہوئے اسی وقت سے برابر یہ لوگ ایڑیوں کے بل اسلام سے پھرے رہے۔

بخاری شریف، جلد نمبر 2، پارہ نمبر 19،
کتاب التفسیر، حدیث نمبر 1849

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے جو نخع قبیلے کا ایک بوڑھا تھا، اس نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے خطبہ سنایا۔ فرمایا تم قیامت کے دن اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے "کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین"، پھر سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ سن لو! میری امت کے کچھ لوگ جائیں گے فرشتے ان کو پکڑ کر بائیں

Publisher: HALQA E AWLIA QADRIA (trust) st-8 block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300 Pakistan email: jilanione@yahoo.com

طرف والوں میں یعنی دوزخیوں میں لے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا پروردگار! یہ تو میرے ساتھ والے ہیں؟ ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہاری وفات کے بعد کیا کیا نئے گن کئے۔ اس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالٰی کے نیک بندے حضرت عیسیٰؑ نے کہا میں جب تک ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا آخیر آیت شہید تک۔ ارشاد ہوگا یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھرے رہے جب سے تو ان سے جدا ہوا۔

بخاری شریف، جلد نمبر 3، پارہ نمبر 27،

کتاب الرقاق، حدیث نمبر 1496

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا میرے اَصحاب میں سے کچھ لوگ حوض کوثر پر آئیں گے، میں ان کو پہچان لوں گا، لیکن اسی وقت وہ ہٹا دیئے جائیں گے۔ میں کہوں گا یا اللہ! یہ تو میرے اصحاب ہیں؟ ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد جو نئے گن کئے (یعنی گناہِ بدعت)۔

بخاری شریف، جلد نمبر 3، پارہ نمبر 27،

کتاب الرقاق، حدیث نمبر 1497

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن مطرف نے' کہا مجھ سے ابو حازم نے' انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، جو شخص (مسلمان) مجھ پر سے گزرے گا وہ اس حوض کوثر میں سے پیئے گا اور جو اس میں سے پیئے گا وہ کبھی پھر پیاسا نہ ہوگا۔ دیکھو کچھ وہاں میرے پاس ایسے آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں وہ مجھ کو پہچانتے ہیں لیکن میرے اور ان کے درمیان آڑ کردی جائے گی۔

ابو حازم نے (اسی سند سے) کہا نعمان بن ابی عیاش نے مجھ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا تو پوچھنے لگے کیا تم نے یہ حدیث سہل بن سعد سے اسی طرح سنی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابو سعید خدریؓ سے میں نے یہ حدیث سنی وہ اس میں اتنا بڑھاتے تھے میں کہوں گا یہ تو میرے لوگ ہیں؟ جواب ملے گا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالیں؟ اس وقت میں کہوں گا ہاں ایسا ہے تو پھر دور ہوں اور ہوں وہ لوگ جنہوں نے میرے بعد اپنا دین بدل ڈالا

Publisher: HALQA-E-ALVIA-E-QADRIA (trust), st-6, block 10-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: jillaniione@yahoo.com

(اسلام سے پھر گئے)۔

اور ابن عباسؓ نے کہا سحقا کا معنی دوری اسی سے ہے (سورۂ حج میں) ''فی مکان سحیق'' یعنی دور دراز جگہ میں سحقہ اور اسحقہ (مجرد اور مزید فیہ) دونوں کے معنی یہ ہیں اس کو دور کیا۔

اور احمد بن شبیب بن سعید خطمی نے کہا (اس کو ابو عوانہ نے وصل کیا) ہم سے والد نے بیان کیا انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن کچھ لوگ میرے اصحاب میں سے میرے سامنے آئیں گے، لیکن حوض کوثر پر سے ہٹا دیئے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا پروردگار! یہ تو میرے اصحاب ہیں؟ ارشاد ہو گا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئے گن کئے تھے یہ پیٹھ پھیر کر الٹے لوٹ گئے تھے اسلام سے پھر گئے تھے۔

بخاری شریف، جلد نمبر **3**، پارہ نمبر **27**،

کتاب الرقاق، حدیث نمبر 1498

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انھوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے وہ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ سے روایت کرتے تھے (ابو ہریرہؓ کا نام نہیں لیا) کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے، اتنے میں فرشتے ان کو ہٹا دیں گے۔ میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں؟ ارشاد ہو گا تم کو نہیں معلوم جو نئے گن انہوں نے تمہارے بعد کئے یہ تو پیٹھ پھیر کر الٹے (اسلام سے) پھر گئے تھے۔

اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے روایت کی اس کو (ذہلی نے زہریات میں وصل کیا) کہ ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے یوں روایت کرتے تھے وہ نکال دیئے جائیں گے۔

اور عقیل نے زہری سے ''فحیلون'' نقل کیا ہے یعنی ہانک دیئے جائیں گے اور محمد بن علید زبیدی نے بھی اس حدیث کو زہری سے انہوں نے امام باقرؑ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی رافع سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے (اس کو دار قطنی نے افراد میں وصل کیا)۔

Publisher: HALQA E AWLIA QADRIA (Trust) st-8, block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300 Pakistan. email jilanionline@yahoo.com

بخاری شریف، جلد نمبر 3، پارہ نمبر 27،

کتاب الرقاق، حدیث نمبر 1499

ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا ہم سے والد فلیح بن سلیمان نے کہا مجھ سے ہلال بن ابی میمونہ نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا جب میں قیامت کے دن حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا تو ایک گروہ میرے سامنے آئے گا میں ان کو پہچان لوں گا اتنے میں میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلے گا (وہ اللہ کا فرشتہ ہو) گا۔ اس گروہ سے کہنے لگے گا ادھر آؤ! میں پوچھوں گا کیوں ان کو کدھر لے چلے؟ وہ کہے گا دوزخ کی طرف اور کہاں خدا کی قسم دوزخ کی طرف۔ میں پوچھوں گا وجہ کیا ان سے کیا قصور ہوا؟ وہ کہے گا یہ لوگ آپ کی وفات کے بعد الٹے پاؤں پلٹ گئے تھے۔ خیر اس کے بعد ایک اور گروہ نمودار ہوگا، میں ان کو بھی پہچان لوں گا کہ یہ میری امت کے مسلمان لوگ ہیں۔ اتنے میں میرے اور ان کے بیچ میں سے ایک شخص نکلے گا، وہ ان سے کہے گا ادھر آؤ۔ میں پوچھوں گا کدھر لے جاؤ گے؟ وہ کہے گا دوزخ کی طرف اللہ کی قسم دوزخ کی طرف۔ میں پوچھوں گا ان کی خطا کیا ہے؟ وہ کہے گا آپ کی وفات کے بعد یہ لوگ الٹے پاؤں اسلام سے پھر گئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں ان گروہوں میں سے ایک بھی نہیں بچے گا سب کو دوزخ میں لے جائیں گے۔

بخاری شریف، جلد نمبر 3، پارہ نمبر 27،

کتاب الرقاق، حدیث نمبر 1504

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا انہوں نے نافع بن عمر سے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن حوض کوثر پر رہ کر تم میں سے آنے والوں کو دیکھتا رہوں گا۔ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میرے نزدیک آجانے کے بعد پکڑ لئے جائیں گے۔ میں کہوں گا پروردگار! یہ تو میرے لوگ ہیں؟ میری امت ہیں؟ فرشتے کہیں گے تم کیا جانو انہوں نے جو تمہارے بعد گن کئے خدا کی قسم یہ برابر الٹے پاؤں ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر رہے۔

ابی ملیکہ یہ حدیث بیان کر کے یوں دعا کرتے تھے یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ایڑیوں کے بل پھر جائیں یا دین کے فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (Trust) ...st-8, Block No-A Gulshan-e-Iqbal Karachi-75300 Pakistan ...@yahoo.com

امام بخاریؒ نے کہا سورۂ مومنوں میں جو ہے "علی اعقابکم تنکصون" اس کے معنی یہی ہیں اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پھرتے تھے۔

بخاری شریف، جلد نمبر 3، پارہ نمبر 29،
کتاب الفتن، حدیث نمبر 1933

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے بشر بن سری نے، کہا ہم سے نافع بن عمرؓ نے، انھوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے، انھوں نے کہا کہ اسماء بنتِ ابی بکرؓ نے آنحضرت ﷺ سے یہ روایت کی۔ آپ ﷺ فرماتے تھے (کہ قیامت کے دن) میں اپنے حوض پر ہوں گا، اتنے میں کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ ان کو فرشتے گرفتار کرلیں گے۔ میں کہوں گا یہ تو میری امت کے لوگ ہیں؟ جواب ملے گا آپ نہیں جانتے کہ یہ لوگ الٹے پاؤں پھر گئے۔

ابنِ ابی ملیکہؒ (اس حدیث کو روایت کر کے) یوں دعا کرتے یا اللہ! ہم ایڑیوں کے بل لوٹ جانے اور فتنوں میں پڑنے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

بخاری شریف، جلد نمبر 3، پارہ نمبر 29،
کتاب الفتن، حدیث نمبر 1934

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعوانہ نے، انھوں نے مغیرہ بن مقسم سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں حوضِ کوثر پر تم لوگوں کا پیش خیمہ ہوں گا اور تم میں سے کچھ لوگ مجھ تک اٹھائے جائیں گے (میرے پاس لائے جائیں گے)۔ جب میں ان کو (پانی) دینے کیلئے جھکوں گا تو وہ ہٹادیئے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا پروردگار! یہ تو میری (امت) کے لوگ ہیں؟ ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے کہ انھوں نے جو جو (دین میں) نئی باتیں تمھارے بعد نکالیں۔

بخاری شریف، جلد نمبر 3، پارہ نمبر 29،
کتاب الفتن، حدیث نمبر 1935

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے، انھوں نے ابوحازم (سلمہ بن

Publisher: HALQA-E-ALVIA-UL-QADRIA (trust)
st-8, block 10-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: ...@yahoo.com

دینار) سے کہا میں نے سہل بن سعد سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے میں حوضِ کوثر پر تمھارا پیش خیمہ ہوں گا، جو شخص وہاں آئے گا وہ اس میں سے پئے گا اور جو اس میں پئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا اور کچھ لوگ حوض پر ایسے آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں وہ مجھ کو پہچانتے ہیں۔ پھر (وہ روک دیئے جائیں گے) مجھ میں اور ان میں آڑ کر دی جائے گی۔

ابوحازم نے کہا نعمان بن ابی عیاش نے سنا میں یہ حدیث لوگوں سے بیان کر رہا تھا، پوچھا کیا تم نے سہل سے یہ حدیث اسی طرح سنی؟ میں نے کہا ہاں۔ نعمان نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے ابوسعید خدریؓ سے یہی حدیث سنی، ابوسعیدؓ اس میں اتنا بڑھاتے تھے آنحضرت ﷺ یوں فرمائیں گے یہ لوگ تو میری امت کے ہیں؟ ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انھوں نے تمھارے بعد کیا کیا نئی باتیں (دین میں) نکالیں۔ اس وقت میں کہوں گا جس شخص نے میرے بعد دین بدل ڈالا وہ دور ہو دور ہو۔

تو حضور ﷺ جن کو اپنا ساتھی قرار دے رہے ہیں اور وہ ساتھی جہنم میں جا رہے ہیں تو مجھے یہ بتایئے میرے بھائیو! کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے، آپ کی ڈیوٹی نہیں ہے کہ یہ معلوم کریں کہ یہ کون لوگ ہیں؟ کہیں آپ غلطی سے ان جہنم والوں کے پیچھے تو نہیں لگ گئے؟ مولوی صاحب! یہ آپ کی ڈیوٹی ہے! آپ سے پوچھا جائے گا کہ آپ جن کے پیچھے لگے تھے، آپ کو معلوم بھی ہے وہ کون تھا؟ یا جس طرح مشرک پتھر کو پوجتے ہیں، آپ ویسے ہی ان جہنم کی طرف جانے والے صحابہ کو پوج رہے تھے؟ آپ کی ڈیوٹی ہے کہ آپ معلوم کریں کہ یہ کون صحابہ ہیں جن کو فرشتے جہنم کی طرف لے کر جا رہے ہوں گے؟ اور میں نے علماء سے پوچھا (کیونکہ سب سے زیادہ مستحق وہی ہیں جواب دینے کے) کہ آپ مجھے بتایئے کہ وہ کون لوگ ہیں جن کو جہنم کی طرف لے جایا جا رہا تھا؟ یہ جہنم کی طرف لئے جانے والے ہیں تو صحابی ہی کیونکہ حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرے ساتھی ہیں۔ اور مولوی صاحب! آپ نے حضور ﷺ کی یہ حدیث تو لوگوں کو سنائی کہ حضور ﷺ نے فرمایا "میرے صحابی کواکب ہیں، ان میں سے جس کے پیچھے بھی لگ جاؤ گے، گمراہ نہیں ہو گے"، مگر جن صحابیوں کو حضور ﷺ کواکب فرما رہے ہیں، ان کی خصوصیات تو مولوی صاحب آپ نے چھپا دیں! بھئی وہ صحابی کواکب ہیں کہ جو حضور ﷺ کے نقشِ قدم پر چلیں، جو حضور ﷺ کی ہر بات کی تائید کریں، جو صحابی کواکب ہیں ان کا یہ عمل نہیں ہے کہ حضور ﷺ

Publisher: HALQAE ALVIA UL QADRIA (trust)

کی کسی بات کی تو تائید کر رہے ہیں اور کسی بات کی نہیں!

میں نے اس پر غور کیا تو میں نے دیکھا (اور آپ نے بھی دیکھا، یہ اور بات ہے کہ آپ نے آنکھیں بند کر لیں لیکن دیکھا آپ نے بھی ہے) کہ حضور ﷺ نے ایک شخص (جس کا نام حَکَم تھا) کو مدینے سے خارج کر دیا۔ مجھے یہ بتایئے کہ ایک طرف تو آپ علی الاعلان کہتے ہیں کہ حضور ﷺ رحمت ہیں عالمین کیلئے، تو کیا وہ آدمی جس کو حضور ﷺ نے شہر سے نکالا ہے، عالمین سے الگ تھا؟ اور شہر سے نکالنے کا عمل کتنا سخت ہے! آپ اگر کہیں سے ہجرت کر کے آئیں تو وہ ایک الگ معاملہ ہے لیکن اگر جبراً نکالا جائے تو یہ الگ معاملہ ہے! تو حضور ﷺ جو عالمین کیلئے رحمت ہیں، وہ کبھی بھی جبر نہیں کریں گے، تو پھر یہ کیا معاملہ ہے کہ حضور ﷺ ایک شخص کو مدینہ بدر فرما رہے ہیں؟ میرا اخبار ایمان اس بات کا داعی ہے کہ حضور اکرم نورِ مجسم فخرِ بنی آدم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ نے اللہ کے دین، اپنے اصحاب کے تحفظ کیلئے اس شخص کو مدینہ بدر فرمایا کیونکہ وہ شخص اتنا بڑا فتنہ تھا کہ اس سے زیادہ فتنہ پرور اور کوئی نہیں ہے اور اس کا ثبوت بعد میں مل گیا، خود خلیفۂ ثالث کا شہید ہونا اس کا ثبوت ہے۔ خلیفۂ ثالث حضرت عثمان غنیؓ کیوں شہید ہوئے؟ آپ تحقیق کیجئے ناں؟ آپ اور بہت باتوں کی تو تحقیق کرتے ہیں کہ باالتحقیق یہ بات ہے، باالتحقیق یہ بات ہے، اس بات کی تحقیق کیوں نہیں کرتے کہ کیا وجہ ہے کہ حضور ﷺ جو رحمت اللعالمین ہیں، ایک شخص کو اپنے شہر سے باہر نکال رہے ہیں؟ حضور ﷺ نے اسے کیوں مدینہ سے باہر نکالا؟ اور وجہ اگر آپ کی سمجھ میں نہیں آئی تو نتائج سے دیکھ لیجئے! نتائج نے آپ کو بتا دیا کہ کیا وجہ تھی؟

تو میں ایمان رکھتا ہوں (کوئی ایمان رکھے نہ رکھے مجھے اس سے کوئی غرض نہیں، میں ایمان رکھتا ہوں پنجتن پاکؑ کے ایمان کے ساتھ) اس بات پر کہ رسول ﷺ رحمت ہیں، کسی کے ساتھ زیادتی کرنا تو درکنار بلند آواز سے بھی کبھی کسی کو ڈانٹا نہیں، سمجھایا ہے اور ایک آدمی کو اگر شہر سے باہر نکالا ہے تو برحق نکالا ہے کیونکہ وہ اللہ کے دین کیلئے نہایت ہی مضر تھا۔

اور فرشتے حضور ﷺ کے جن صحابیوں کو پکڑ کر جہنم کی طرف لے جا رہے ہوں جن کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد ان صحابیوں نے دین کو شدید نقصان پہنچایا ہے، تو میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ خدا کیلئے ذرا یہ تحقیق کر لیجئے کہ حضور ﷺ کے بعد کس نے دین کو نقصان پہنچایا ہے؟ چلئے اگر آپ

تحقیق نہیں کرتے تو میں آپ کو حضور ﷺ ہی کی حدیث سنا دیتا ہوں۔ حدیث یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''میرے تیس سال بعد شام میں بادشاہت اور مدینہ کی مسجدِ نبوی ﷺ میں خلافت ہوگی''۔ اب آپ تاریخ کی ذرا ورق گردانی کر کے دیکھئے کہ مدینہ میں خلافت کس نے جاری کی اور شام میں بادشاہت کس نے قائم کی؟ خلافت صرف حضور ﷺ ہی کی پسندیدہ نہیں بلکہ اللہ کی پسندیدہ ہے، اس لئے حضور ﷺ نے اس کو قائم فرمایا ہے، خلافت نبوت کا ایک حصّہ ہے، اللہ نے اپنے سب سے پہلے نبی حضرت آدمؑ کو اپنا خلیفہ قرار دیا، بادشاہ نہیں! اور حضور ﷺ نے صاف فرمادیا کہ ''میرے تیس سال بعد شام میں بادشاہت ہوگی اور مدینہ کی مسجدِ نبوی میں خلافت'' تو آپ یا تو یہ حدیث مانیں اور یا اس سے انکار کردیں، دو ہی راستے ہیں آپ کے پاس! اور اگر انکار کریں تو کتبِ صحاح ستہ کو جھٹلائیں گے کیونکہ یہ تو صحاح ستہ کی حدیث ہے۔ میں کوئی گھڑ کے بات نہیں کر رہا! پھر کیا کہیں گے آپ؟ اور اگر حدیث سے منکر ہوجائیں تو آپ منکرانِ حدیث ہیں یا نہیں؟ اب آپ خود ہی اپنے بارے اپنا فتویٰ لے لیں! کیا فتویٰ ہے آپ کا؟

تو میں کھل کر بات یوں کہہ رہا ہوں کہ یہ دور ہے کھل کر بات کرنے کا! بے ایمانی کے دور میں ایمانداری کی بات کھل کر کی جائے گی! اس کا بے شک نقصان ہوگا، نفع بھی ہوگا لیکن اس کا نفع جتنا ہوگا وہ آپ نہیں جانتے، نقصان تو آپ کے سامنے آجاتا ہے۔ تو اس موقع پر میں حضرت خمینی کے اس ارشاد کو دوہراؤں گا کہ ''جب مجھے تکلیفیں آئیں اور میرا امتحان ہوا اور میری مخالفتیں ہوئیں تو میں نے اپنے راستے کو صحیح سمجھا!''

تو ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ مشکلات تو حق کا ایک حصّہ ہیں! مشکلات اور مصائب سے تو ہم ڈرتے نہیں! سچ بات کہنے سے کیوں ڈریں؟ ہم تو سچ بات کہیں گے اور سچی بات یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ہر حدیث ''قرآن'' ہے، اس لئے کہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ حضور ﷺ کے بارے میں فرما رہا ہے کہ یہ تو اپنے نفس کی خواہش سے ارشاد فرماتے ہی نہیں (ومانيطق عن الهوىٰ. ان هو الا وحي يوحىٰ)۔

تو یہ حدیث بھی کہ ''میرے تیس سال بعد شام میں بادشاہت اور مدینہ کی مسجدِ نبوی ﷺ میں خلافت ہوگی''، یہ فرمان بھی حضورِ اکرم ﷺ نے اپنی خواہش نفس سے نہیں، بلکہ اللہ کے حکم سے ارشاد فرمایا

Publisher: HALQA-E-ALVIA-E-QADRIA (trust) st-8, Block 16-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan email: jilanionline@yahoo.com

ہے۔اب حضور ﷺ کے تیس سال بعد کیا ہوا، یہ آپ دیکھ لیجئے تاریخ میں کہ واقعی شام میں بادشاہت قائم ہوئی اور کس نے قائم کی؟ جنابِ امیر شام نے! (جناب کا لفظ میں اخلاقاً استعمال کر رہا ہوں) تو انھوں نے بادشاہت قائم کی اور خلافت کس نے قائم کی؟ امام عالی مقام مولا حسن علیہ السلام نے مدینہ کی مسجدِ نبوی ﷺ میں خلافت قائم کی! امام عالی مقام سیدنا حسنِ مجتبیٰ علیہ السلام نے چار خلیفہ مقرر کئے ہیں مسجدِ نبوی ﷺ میں بیٹھ کر اور اور پھر ان چار خلفاء سے چودہ خانوادے (یعنی سلاسلِ تصوف) چلے ہیں اور آج بھی یہ خانوادے موجود ہیں اور امام حسن علیہ السلام کی خلافت آج بھی جاری ہے۔

تو مجھے یہ بتادیجئے کہ آپ خلافت کے ساتھ اگر ہوں تو راہ ہدایت پر ہوں گے یا بادشاہت کے ساتھ ہوں تو راہ ہدایت پر ہوں گے؟ یہ مجھے بتادیجئے؟ عالمِ دین، جو فتوے باز مولوی ہیں، ذرا اس پر بھی تو فتویٰ دیں! میں تو کھلم کھلا حق بات کہہ رہا ہوں، کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے!

☆☆☆☆☆

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust) st-8, block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan email: jilanionline@yahoo.com